



سوال

(70) نشئی کی طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نشئی کی حالت میں دی گئی طلاق کیا واقع ہو جاتی ہے؟ اگر ہو جاتی ہے تو اس کی شرائط کیا ہیں؟ بدلائل وضاحت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نشئی کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (النساء 43)

”اے ایمان والو تم نشئی کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتیٰ کہ جو کہہ رہے ہو اسے تم جاننے لگو۔“

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نشئی کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”کیا شراب نوشی کی ہے؟“

تو ایک شخص نے اٹھ کر اس آدمی کا منہ سونگھا تو اسے شراب کی بوند آئی“ (صحیح مسلم حدیث نمبر 1695)

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اگر اس نے شراب نوشی کی ہوتی تو رسول کریم ﷺ اس کے اقرار کو قبول نہ کرتے، اس لیے نشئی کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔



عثمان بن عفان اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول بھی یہی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بھی اس قول کا کوئی مخالف نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ مجنون، پاگل اور نشی کی طلاق نہیں۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ نشی اور جبر کردہ شخص کی طلاق جائز نہیں۔

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ثابت ہے اور ہمارے علم میں کوئی بھی صحابی اس میں ان کا مخالف نہیں ہے۔ (مجلد الجوت الاسلامیہ (252/32)

الموسوعۃ الفقھیہ (18/29) الانصاف (433/8)

واللہ تعالیٰ اعلم

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ